خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46 - 81 نمبر 42
سوموار
حضرت امام جماعت الثانی نمبر
(20 فروری کے حوالے سے)

29 رمضان 1416ھ
19 تبلیغ 1375ھش
19 فروری 1996ء

## حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا بابرکت منظوم کلام

بہار آئی ہے- دل وقفِ یار کر دیکھو
خِرَد کو نذرِ جنونِ بہار کر دیکھو

غضب کیا ہے جو کانٹوں سے پیار کر دیکھا
اب آؤ پھولوں کو بھی ہمکنار کر دیکھو

جو کر سکے تھے کیا- غیر ہمیں بنا نہ سکے
ہم اب بھی اپنے ہیں- اپنا شمار کر دیکھو

بس اب نہ دور رکھو اپنے دل سے اہل وطن
ہے تم سے پیار ہمیں- اِعتبار کر دیکھو

ہمیں کبھی تو تم اپنی نگاہ سے دیکھو
تعصّبات کی عینک اتار کر دیکھو

تمہارا چہرہ برا تو نہیں- نہا دھو کر
کبھی تو حسنِ شرافت نکھار کر دیکھو

لگاؤ سیڑھی اتارو دلوں کے آنگن میں
نثار جاؤ- نظر وار وار کر دیکھو

جو اس کے ساتھ اسی کی دعا سے اترا ہے
یہ مائدہ ہے ڈشوں میں اتار کر دیکھو

بلا رہی ہیں تمہیں پیار کی کھلی بانہیں
چلے بھی آؤ نا- للہ پیار کر دیکھو
محبتوں کے سمندر سے دوریاں کیسی
لپٹ کے موجوں سے بوس و کنار کر دیکھو

○○ ☆☆ ○○ ☆☆ ○○

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
5 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19- تبلیغ 1375 ھش    19 - فروری 1996ء

# خدائی یہی تو ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی کوئی کہی گئی بات پوری ہوتی ہے تو اس بات کی طرف ہماری توجہ مبذول ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف اتنا خیال نہیں جاتا جتنا کہ جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک بات جس کے پورا ہونے کا ہماری جماعت میں بہت ذکر ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہئے وہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے وہ اوصاف ہیں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کو حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی پیدائش سے پہلے بتائے گئے تھے۔ ان اوصاف کا ہم تذکرہ بھی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بات کے پورا ہونے پر اس کا شکر بھی ادا کرتے ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو باتیں قبل از وقت بتائی تھیں وہ ایک ایک کرکے پوری ہوئیں اور حضرت صاحبزادہ موصوف کی زندگی میں وہ اس طرح اجاگر ہو کر سامنے آئیں کہ ان کا نہ صرف یہ کہ انکار ممکن نہیں ہے بلکہ اقرار پر انسان اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ آپ کا سخت ذہین و فہیم ہونا آپ کے سر پر اللہ تعالیٰ کا سایہ ہونا۔ آپ کا غلاموں کا رستگار ہونا۔ آپ کا دور دور تک شہرت پانا۔ آپ کا اندرونی اور بیرونی علوم سے پُر ہونا۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی نہ صرف ان کا انکار نہیں کرتے بلکہ اقرار کرتے ہیں۔ اور ان ساری باتوں کا پورا ہونا ہماری توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف اس کے وجود کی طرف اس کی قدرتوں کی طرف مبذول کرانے کا باعث ہونا چاہئے۔ جوں جوں ہم یہ بات محسوس کریں گے کہ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے کہی تھیں اور پوری ہو گئیں توں توں اس پر ہمارا ایمان بڑھے گا۔ اس کی قدرتوں کا ہمارے دل میں یقین پیدا ہو گا اور ہمارے دل میں یہ جذبہ ابھرے گا کہ اس کے وجود اور اس کی قدرتوں سے ہمیں بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ صرف اتنی بات کافی نہیں کہ اس کی بتائی ہوئی باتیں حضرت امام جماعت الثانی میں پوری ہو گئیں۔ اگرچہ اپنی ذات میں یہ بات بھی بہت اہم ہے لیکن اس کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ ان باتوں کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرتوں کو اس طرح میخ کی طرح راسخ ہو جانا چاہئے کہ ہم ہر لحظہ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرتوں سے ہمیں بھرپور حصہ ملے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جو باتیں حضرت صاحب موصوف کے لئے کہی گئی تھیں وہ تو سب کو میسر نہیں آسکتیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اگر ان کے ذکر سے خدا تعالیٰ کی قدرت پر ہمارا یقین بڑھنا شروع ہو تو ہم بھی اپنے آپ کے لئے اس سے بہت کچھ حاصل کرنے کی امید لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دینے والا ہے۔ سب کو دیتا ہے اور ان سب میں ہم بھی شامل ہیں۔ ہم لینے کے لئے اس کی ذات میں اور اس کی قدرتوں میں یقین پیدا کریں اور اس سے مانگیں اور اگر ہم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو دی گئی باتوں کو سامنے رکھ کر اس سے مانگیں تو یقیناً ہمارا مانگنا اپنے ساتھ ایک بہتر دلیل رکھتا ہو گا۔ پس آج کے دن جبکہ ہم حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق خدا تعالیٰ کی کہی گئی باتوں کا ذکر کریں گے اور اس خوشی کا اظہار کریں گے کہ وہ سب باتیں یکے بعد دیگرے روز روشن کی طرح نظر آتی ہیں۔ ان کا پورا ہونا اب کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں رکھتا۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب والی بات ہے۔ تو ہمیں بھی خدا تعالیٰ کی قدرت میں یقین کے اظہار سے اپنے لئے خدا تعالیٰ سے بہت کچھ مانگنا چاہئے۔ اور اس یقین کے ساتھ مانگنا چاہئے کہ جس طرح پہلے کہی گئی باتیں پوری ہوئی ہیں اسی طرح اب بھی جب ہم اس سے مانگیں گے تو وہ ہمیں دے گا۔ پس آج کے دن ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت کی طرف اپنی توجہ کو مبذول کروانا چاہئے۔

○

اڑان کیسی ہو آخر اڑان ہے تو سہی
پتہ چلا کہ پرندوں میں جان ہے تو سہی
نشان راہ مری ٹھوکروں کا باعث ہے
مگر میں خوش ہوں کہ کوئی نشان ہے تو سہی
نہیں ہے مجھ سے کوئی گفتگو نہ ہو' پھر کیا
خیال یار' کا اس دل میں مان ہے تو سہی
میں اپنی بے کسی و بے بسی پہ نازاں ہوں
انا تو چھوڑ گئی ہے پہ آن ہے تو سہی
مجھے ڈبو کے سمندر میں تم تلاش کرو
شکستہ ناؤ کا اک بادبان ہے تو سہی
انہی کی بات میں ان کا جواب ملتا ہے
جبھی تو چپ ہوں وگرنہ زبان ہے تو سہی
مجھی کو (-) تنگ کرتی ہے
عدو کے سر پہ بھی اک آسمان ہے تو سہی
گلی کے بچوں سے کہتا ہوں تم یہیں کھیلو
کہ میرے گھر میں بھی چھوٹا سا لان ہے تو سہی
جو آ رہا ہے وہ خنجر بدست ڈر کیسا
تمہارے ہاتھ میں بھی اک کمان ہے تو سہی
تمہارے ترک محبت میں بے یقینی ہے
نسیم تم کو انہی کا دھیان ہے تو سہی

نسیم سیفی

آپ کی بات کا سُننا تو مرا فرض سہی
میں اسے مان بھی لوں یہ نہیں لازم اے دوست
اختلاف آپ سے ہو جائے تو برداشت کریں
دوستوں کا ہوں تہِ دل سے میں خادم اے دوست

ابوالاقبال

## اعلان تعطیل

مورخہ 20 اور 21 فروری بروز منگل بدھ دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا 20 اور 21 فروری 1996ء کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے متعلق

## حضرت امام جماعت الاول کے ارشادات

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

حضرت امام جماعت الاول نے امام بننے کے بعد اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ حضرت صاجزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ لیکن جب خدا کی مشیت نے آپ ہی کو امامت کی خلعت سے نوازا تو آئندہ کے لئے حضرت کی نگاہ انتخاب آپ پر پڑنے لگی۔ باوجود (امام) ہونے کے آپ کے دل میں حضرت صاجزادہ صاحب کا سب سے زیادہ احترام تھا۔ سفر ملتان میں تشریف لے گئے تو آپ ہی کو امیر مقامی بنایا۔ میر مجلس بنانے کا سوال اٹھا تو آپ ہی کو اس غرض کے لئے نامزد فرمایا۔ اس طرح جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کی خدمت میں حضرت صاجزادہ صاحب آئے تو حضرت امام جماعت الاول نے ان کو ارشاد فرمایا کہ میرے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کرتے رہو۔ چنانچہ آپ حضرت امام جماعت الاول کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کرتے رہے۔ اس بیماری میں آپ نے اپنی بجائے عبادت میں امامت وغیرہ کے فرائض حضرت صاجزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی کے سپرد کر دیئے۔ اسی طرح زندگی کے آخری ایام میں بھی جبکہ آپ مرض الموت میں تھے۔ حضرت صاجزادہ صاحب ہی کو امام مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض بھی کیا۔ مگر آپ نے اپنا فیصلہ قائم رکھا۔

ایک دفعہ خطبہ دیتے ہوئے صاف لفظوں میں فرمایا۔

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش رک نہیں سکا۔ اور وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو کلام الٰہی سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ 78 برس تک انہوں نے امامت کی۔ 22 برس کی عمر میں وہ (امامت پر متمکن) ہوئے یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔

یہ اور اسی نوعیت کے متعدد واقعات سے بالبداہت نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ بعض آسمانی بشارات کے مطابق یہ یقین رکھتے تھے کہ آپ کے بعد حضرت صاجزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی دوسرے امام ہوں گے۔

اسی کامل یقین کے بعد جب آپ نے گھوڑے سے گرنے کے بعد 19/20 کی درمیانی شب کے آخری حصہ میں ایک وصیت لکھی جس کی تفصیل اخبار بدر میں ان الفاظ میں شائع ہوئی۔

"درمیان شب جمعرات، جمعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ۔ میں کچھ لکھ دوں۔ پچھلی رات کا وقت تھا۔ سوائے شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے کے جو دیگر رات کو وہاں رہنے والے خدام تھے ان کو بھی باہر جانے کا حکم دیا۔ ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے کچھ لکھا۔ اور اسے ایک لفافہ میں بند کرا کر اپنا انگوٹھا لگایا۔ اور پھر ایک دوسرے کاغذ پر بھی کچھ لکھ کر وہ بھی ایک لفافہ میں بند کرا دیا۔ اس دوسرے کاغذ میں ایک سطر شیخ تیمور صاحب سے بھی لکھوائی۔ اور نیچے اپنے دستخط کر دیئے۔ اور ان کی اشاعت سے منع کیا"

یہ وصیت کیا تھی؟ مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "حقیقت اختلاف" میں تحریر کرتے ہیں۔

"اپنی پہلی بیماری میں یعنی 1911ء میں جو وصیت آپ نے لکھوائی تھی۔ اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد امامت کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔ یہ وصیت بعد میں بند کی بند ضائع کر دی گئی"

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:۔

"آپ نے رات کے وقت قلم دوات طلب کی اور ایک کاغذ پر صرف دو لفظ لکھے (امام)....محمود۔

اور اپنے ایک شاگرد کو وہ کاغذ دیا کہ لفافہ میں بند کر کے اپنے پاس رکھو۔ یہ وصیت شائع نہ ہوئی۔ گو کئی لوگوں کو اس شاگرد کے ذریعہ سے اس کے مضمون سے آگاہی حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد صحت ہو جانے پر آپ نے وہ لفافہ لے کر پھاڑ دیا۔ جس قلم اور دوات کے ساتھ یہ وصیت لکھی گئی تھی۔ وہ اب تک عاجز یعنی مفتی محمد صادق صاحب (ناقل) کے پاس محفوظ ہے۔"

صحت یاب ہونے کے بعد گو آپ نے یہ وصیت چاک کر دی۔ مگر اس کے بعد اپنی وفات تک برابر مختلف پیرایوں میں اس امر کا اظہار فرماتے رہے کہ آپ کے بعد آئندہ امامت اس وصیت کے مطابق ہی قائم ہو گی۔ مثلاً

قاضی رحمت اللہ صاحب نے حضرت امام جماعت الاول کی خدمت میں ایک رویاء لکھا جس پر آپ نے تحریر فرمایا کہ میرے بعد میاں محمود احمد صاحب امام جماعت ہوں گے۔

اسی طرح ایک دفعہ بیت مبارک میں (عبادت) کے بعد کسی شخص نے حضرت امام جماعت الاول سے مصافحہ کیا تو آپ نے فرمایا میاں صاحب (میاں محمود صاحب) سے بھی مصافحہ کر لو۔ شائد ہمارے بعد ان کے ہاتھ پر تمہیں بیعت کرنی پڑے۔

(الفضل یکم اپریل 1914ء)

7-8 ستمبر 1913ء کو حضرت پیر منظور محمد صاحب آپ (امام جماعت الاول) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے آج بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ چل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب (میاں محمود احمد صاحب) ہیں۔ حضرت امام جماعت الاول نے فرمایا کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں" پیر صاحب نے یہ الفاظ قلمبند کر کے بغرض تصدیق آپ کی خدمت میں رکھے تو آپ نے اپنے قلم سے لکھا۔

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں۔" یہ لفظ میں نے برادرم منظور محمد سے کہے ہیں۔ نور الدین

(حوالہ القول الفصل طبع اول ص 56)

# ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت الاحمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے 5- جون 1947ء کو فرمایا:۔

اگر ساری جماعت تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔

کسی مقصد کے لئے یہ جان لینا ضروری ہوتا ہے۔ کہ یہ کام صرف میں نے ہی سرانجام دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے (-) جب آتے ہیں اس وقت ہر شخص جو ان کی جماعت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ دین کا کام میرے سوا اور کسی نے نہیں کرنا۔ جب وہ یہ سمجھ لے تو وہ اس کی انجام دہی کے لئے اپنی ساری قوتیں صرف کر دیتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ مجنوں بن جاتا ہے۔ حضرت..... جب فوت ہوئے تو میں نے اس قسم کی آوازیں سنیں کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے........ میری عمر اس وقت انیس سال کی تھی۔ میں نے جب اس قسم کے فقرات سنے تو میں آپ کی لاش کے سرہانے جا کھڑا ہو گیا اور میں نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے دعا کی کہ اے خدا یہ تیرا محبوب تھا۔ جب تک یہ زندہ رہا اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہا قربانیاں کیں۔ اب جب کہ اس کو تو نے اپنے پاس بلا لیا ہے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ممکن ہے ایسا کہنے والوں یا ان کے باقی ساتھیوں کے لئے اس قسم کی باتیں ٹھوکر کا موجب ہوں اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے اس لئے اے خدا میں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ اس وقت میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک چیز تھی جس نے انیس سال کی عمر میں ہی میرے دل کے اندر ایک ایسی آگ بھر دی کہ میں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت پر لگا دی اور باقی تمام مقاصد کو چھوڑ کر صرف یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیا کہ حضرت...... جس کام کے لئے تشریف لائے تھے وہ اب میں نے ہی کرنا ہے۔ وہ عزم جو اس وقت میرے دل کے اندر پیدا ہوا تھا آج تک میں اس کو نت نئی چاشنی کے ساتھ اپنے اندر پاتا ہوں۔ اور وہ عہد جو اس وقت میں نے آپ کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا وہ خضر راہ بن کر مجھے ساتھ لئے جاتا ہے۔ میرا وہی عہد تھا جس نے آج تک مجھے اس مضبوطی کے ساتھ اپنے ارادہ پر قائم رکھا کہ مخالفت کے سینکڑوں طوفان میرے خلاف اٹھے مگر وہ اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہی سر پھوڑ گئے جس پر خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا تھا۔ اور مخالفین کی ہر کوشش ہر منصوبہ اور ہر شرارت جو انہوں نے میرے خلاف کی وہ خود انہی کے آگے آتی گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ مجھے ہر موقعہ پر کامیابیوں کا منہ دکھایا۔ یہاں تک کہ وہی لوگ جو حضرت........ کی وفات کے وقت یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ آپ کے مشن کی کامیابیوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں۔"

(اقتباس فرمودہ 5- جون 1947ء)

خدا اور بندہ کے درمیان تعلقات کی نوعیت مدتوں سے ایک گنجلک بلکہ ناقابل فہم مسئلہ بنی رہی ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی (-) موعود نے یہ مسئلہ ایک لطیف رویاء کے ذریعہ اس طرح حل فرمایا ہے کہ جس کو پڑھ کر انسان عش عش کر اٹھتا ہے اس رویاء کو حضرت صاحب نے خود اس طرح بیان فرمایا ہے۔

بچپن میں میں نے ایک رؤیا دیکھی تھی کہ میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

# اخبار الفضل کا اجراء

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنی پاکیزہ زندگی میں خدمت دین کے بے شمار اہم کام سرانجام دیئے۔ ان میں سے ہر کام ایسا ہے جو آپ زر سے لکھا جانے کے قابل ہے۔ انہی میں سے ایک اہم ترین اور غیر معمولی کارنامہ اخبار الفضل کا اجراء ہے۔

اخبار الفضل کا اجراء قادیان سے 18/19 جون 1913ء کو ہوا۔ یہ اخبار اس وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ذاتی پرچہ تھا۔ ابتداء میں یہ پرچہ بطور ہفتہ وار کے جاری ہوا۔ یہ پرچہ بدھ کے روز شائع ہوتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد اس کے اولین ایڈیٹر اور پبلشر تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس کا نام "فضل" تجویز فرمایا اور منظوری کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی خدمت میں پیش فرمایا تو حضرت صاحب نے اس میں معمولی تبدیلی کرکے اس کا نام "الفضل" رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ہفت روزہ اخبار کا اجراء خاصے مالی وسائل کا تقاضا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے لئے ابتدائی سرمایہ جن بابرکت ہستیوں نے فراہم کیا اس کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی حرم اول حضرت ام ناصر صاحبہ نے اپنے زیورات الفضل کے لئے پیش فرمائے۔ جن کو حضرت صاحبزادہ محمود نے خود لاہور جاکر فروخت فرمایا۔ جن سے پونے پانچ سو روپے حاصل ہوئے۔ حضرت صاحب نے اس بارے میں فرمایا'

"اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا نیا ورق الٹ دیا۔ بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔"

2۔ دوسرا مبارک وجود جس نے الفضل کی بنیادوں کے لئے اپنا مقدس مال پیش کیا' وہ حضرت اماں جان کا تھا۔ آپ نے اپنی زمین دی جو ایک ہزار روپے میں بکی۔

3۔ تیسرا پاکیزہ وجود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے داماد حضرت نواب محمد علی خان صاحب تھے۔ جنہوں نے اس مقصد کے لئے نقد رقم کے علاوہ زمین بھی دی جو تیرہ سو روپے میں فروخت ہوئی۔

اس طرح الفضل کی ابتداء لگ بھگ تین ہزار روپے کے سرمایہ سے ہوئی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے الفضل کا سالانہ بجٹ 40 لاکھ روپے سے متجاوز ہے۔ آج یہ پرچہ 60 کے قریب ممالک میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے قارئین کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق 60-70 ہزار سے زیادہ ہے۔

الفضل کے اجراء سے قبل حضرت صاحبزادہ محمود نے استخارہ کیا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی خدمت میں اجازت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا'

"ہفتہ وار پبلک اخبار کا ہونا بہت ہی ضروری ہے جس قدر اخبار میں دلچسپی بڑھے گی خریدار خود بخود پیدا ہوں گے۔ ہاں تائید الٰہی' حسن نیت' اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے۔ "زمیندار"' "ہندوستان" اور "پیسہ" میں کیا اعجاز ہے؟۔ وہاں تو صرف دلچسپی ہے۔ اور یہاں دعا بلکہ نصرت الٰہیہ کی امید بلکہ یقین۔ توکلاً علی اللہ کام شروع کر دیں۔"

**الفضل کے اجراء کا مقصد:** الفضل کے اجراء کی ضرورت کیوں پیش آئی اس کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک بار فرمایا تھا'

"1913ء میں دو اور اہم واقعات ہوئے...... مجھے قادیان کے پریس کی مضبوطی کا خاص طور پر خیال پیدا ہوا۔ جس کا اصل محرک مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کا اخبار الہلال تھا۔ جسے احمدی جماعت بھی کثرت سے خریدتی تھی۔ اور خطرہ تھا کہ بعض لوگ اس کے زہریلے اثر سے متاثر ہو جاویں۔ چنانچہ میں نے اس کے لئے خاص کوشش شروع کی اور حضرت (امام جماعت احمدیہ) الاول سے اس امر کی اجازت حاصل کی کہ قادیان سے ایک نیا اخبار نکالا جائے۔ جس میں علاوہ مذہبی امور کے دنیاوی معاملات پر بھی مضامین لکھے جاویں تاکہ ہماری جماعت کے لوگ سلسلہ کے اخبارات سے ہی اپنی سب علمی ضروریات کو پورا کر سکیں۔"

(اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات ص 64۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ناشر الشرکتہ .... لمیٹڈ۔ ربوہ)

اس کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اخبار کی اشاعت سے قبل ایک پراسپکٹس جاری فرمایا جو "اخبار الفضل کا پراسپکٹس" کے نام سے شائع ہوا۔ اس میں حضرت صاحبزادہ محمود نے اخبار کی اشاعت کی آٹھ وجوہات رقم فرمائیں۔

آپ نے تحریر فرمایا۔

**پہلی ضرورت:** "بڑھنے والی ضروریات میں سے ایک' نئے اخبار کی ضرورت ہے۔ بے شک ایک وہ زمانہ تھا جب جماعت قلیل تھی۔ پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقے میں سے تھے۔ لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے' ہزاروں مخلص تعلیم یافتہ پیدا ہو گئے۔ جن کے لئے 'علوم کو وسعت دینے کے لئے' اخبار کی اشد ضرورت ہے۔"

**دوسری ضرورت:** "بعض احمدی ہیں جو احمدی تو ہو گئے ہیں لیکن ان کو ابھی معلوم نہیں کہ احمدی ہو کر ہم پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقامات اسراف سے بچنا چاہئے۔"

**تیسری ضرورت:** "احمدی جماعت کو تاریخ (دین حق) سے واقفیت دلانا ضروری ہے۔"

**چوتھی ضرورت:** "ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں اس وقت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد کا دریا جوش مار رہا ہے۔...... اور اس سلسلہ میں ہندوستان میں بھی ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے...... کہ جو عجیب عجیب رنگ میں بدظنیاں پھیلا رہا ہے..... اور چونکہ ہمارا کوئی ایسا اخبار نہیں جو کہ سیاست کے اہم مسائل پر اس نقطہ خیال سے روشنی ڈالے جو حضرت صاحب نے قائم کی ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ ہم میں سے بعض احباب اس رو میں نہ بہہ جائیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس معاملے میں بڑے زور سے حضرت صاحب کی تحریروں کی روشنی سے روشنی ڈالی جائے۔ اور احمدیوں میں اس سیاست کو رائج کیا جائے جسے حضرت صاحب نے پیش کیا۔"

**پانچویں ضرورت:** "احمدی احباب میں تعلیم کا پھیلانا۔"

**چھٹی ضرورت:** "آپس میں تعارف اور میل ملاپ کو ترقی دینا اور مصالحت۔"

**ساتویں ضرورت:** "احمدی جماعت کو دنیا کی ترقی سے آگاہ کرنا۔"

**آٹھویں ضرورت:** "(دعوت الی اللہ) کے لئے کوشش کرنا۔"

**الفضل کا ابتدائی سٹاف:** الفضل کے اجراء میں حضرت صاحبزادہ محمود کے معاون خصوصی اور سٹاف کے سرگرم رکن جنہوں نے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ہاتھ بٹایا حضرت بانی سلسلہ کے رفیق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور شاعر حضرت قاضی محمد ظہورالدین اکمل صاحب تھے۔ ان کے علاوہ ادارہ الفضل میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور ماسٹر عبدالرحیم نیر صاحب تھے۔ الفضل کے اولین کاتب محمد حسین صاحب تھے اور مینجر مرزا عبدالغفور بیگ صاحب تھے۔ طابع و ناشر اور ایڈیٹر کے فرائض حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب خود بنفس نفیس انجام دیا کرتے تھے۔ الفضل کا ابتدائی دفتر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے مکان کی نچلی منزل میں قائم ہوا۔

یہ اخبار 18۔ جون 1913ء کو شائع ہوا۔ مگر عجیب بات یہ تھی کہ اندرونی صفحات پر تاریخ 19۔ جون 1913ء درج تھی۔

یہ اخبار ضیاء الاسلام پریس قادیان سے طبع ہونا شروع ہوا۔

**پہلے شمارے کی نمایاں خصوصیت:** پہلے شمارے کی نمایاں خصوصیت حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا ایک قیمتی مضمون تھا جو اخبار کے آخری صفحہ پر یعنی ص 16 پر شائع ہوا۔ اس مضمون میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے عام اخباروں اور ملکی طریق سیاست پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس طرز سیاست کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے تحریر فرمایا۔

"ایک سیاسی انسان ہزاروں کو مروا دے اور لاکھوں کو بے خانماں کر دے۔ اس کا دل ذرا نہیں پسیجتا"

اس کے بعد عام اصلاح احوال کی تمنا ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔

"پس برادران و عزیزان و بزرگان! اخبار میں وہ مضمون دو جس میں نفسانیہ خواہشات' سوء ظن' تفرقہ و امراء پر اعتراض اور اس میں ناعاقبت اندیشی' خودغرض' طمع' دین الٰہی سے بے حرمتی' نفاق جو بدعہدیوں سے پیدا ہوتا ہے' اور حکام کی نااہلی' ترک افشاء سلام (خصوصاً ہندوستان میں تو یہ مبارک دعا معیوب یقین کی گئی ہے) ترک جمعہ' و جماعات امراء میں تعلّی' عادات بدنی نے کہاں تک نوبت پہنچائی ہے' کا علاج ہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔"

**پہلا اداریہ:** الفضل اخبار کا پہلا اداریہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کا ایک نادر نمونہ تھا۔ جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے تحریر فرمایا۔ آپ نے تحریر فرمایا'

"خدا کا نام' اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ کرتے ہوئے۔ اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے۔ میں الفضل جاری کرتا ہوں۔"

پھر فرمایا' "بہت سے لوگوں کو الفضل کی ضرورت میں شبہ ہے۔ اور ایسی قوم جس کا خون بڑھتی ہوئی ضروریات پہلے ہی چوس چکی ہیں۔ اس کا چلنا مضحکہ انگیز معلوم ہوتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ صاحب نے انتہائی پرسوز دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے مقصد کی کامیابی کی التجا کی اور لکھا'

"اے میرے مولا اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے۔ اس میں برکت دے۔ اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں۔ تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں (خبر) کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا۔"

### الفضل کے ایڈیٹر صاحبان:

1۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ 18۔ جون 1913ء سے لے کر امامت ثانیہ کے قیام تک اس کے ایڈیٹر رہے۔ امامت ثانیہ کا قیام 14۔ مارچ 1914ء کو ہوا۔

2۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ ابتداء امامت ثانیہ تا 27۔ اگست 1914ء

3۔ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب۔

4۔ حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی۔

5۔ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل۔ 11۔ جنوری 1916ء سے چند دن تک

6۔ حضرت منشی غلام نبی صاحب بلانوی۔ 4۔ جولائی 1916ء تا 17۔ نومبر 1946ء۔ حضرت منشی صاحب نے 30 سال تک الفضل کی ادارت فرمائی۔ آپ کی وفات (18۔ اپریل 1956ء) کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو "زبردست ایڈیٹر" قرار دیا۔

7۔ حضرت شیخ روشن دین صاحب تنویر۔ 18۔ نومبر 1946ء تا 30۔ اپریل 1971ء۔

8۔ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سابق ناظر امور عامہ۔ الفضل جب 1953ء میں ایک سال کے بند کیا گیا تو اس کے دوبارہ اجراء 15۔ مارچ 1954ء کے بعد دس دن کے لئے آپ کا نام بطور ایڈیٹر شائع ہوا۔

9۔ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی۔ یکم مئی 1971ء تا 11۔ دسمبر 1984ء (اس کے بعد الفضل چار سال تک بند رہا)

10۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب۔ دوبارہ اجراء پر 28۔ نومبر 1988ء تاحال۔

### الفضل۔ ہفت روزہ سے روزنامہ تک:

الفضل ابتداء میں ہفتہ وار تھا۔ دسمبر 1913ء کے سالانہ جلسہ تین دن یعنی 26۔ تا 28۔ دسمبر اس کا روزانہ لوکل ایڈیشن شائع ہوا۔ امامت ثانیہ کے قیام سے لے کر 7۔ نومبر 1915ء ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا رہا۔ بعد ازاں دوبار کر دیا گیا۔ 31۔ جولائی 1924ء سے 8۔ دسمبر 1925ء تک اس کی اشاعت ہفتہ میں تین بار رہی۔ 11۔ دسمبر 1925ء سے پھر ہفتہ میں دوبار کر دیا گیا۔ 22۔ اپریل 1930ء سے اس کی اشاعت ہفتہ میں چار بار ہونے لگی۔ پھر 30۔ مئی سے 3 بار۔ اور 7۔ مارچ 1935ء تک سہ روزہ ہی رہا۔ مدوجزر کے اس وسیع سلسلے کے بعد بالآخر 8۔ مارچ 1935ء سے الفضل کو مستقل طور پر روزانہ کر دیا گیا۔

تقسیم برصغیر تک الفضل قادیان سے شائع ہوتا رہا۔ پاکستان بننے کے بعد یہ لاہور سے شائع ہونا شروع ہوا اور اس کا دفتر 3۔ میکلیگن روڈ لاہور پر قائم ہوا۔ لاہور سے شائع ہونے کے دوران یہ دستکاری پریس لاہور' بعد ازاں انصاف پریس اور پھر پاکستان ٹائمز پریس سے طبع ہوتا رہا۔

دسمبر 1954ء میں' یعنی قریباً سوا سات سال تک لاہور سے شائع ہوتے رہنے کے بعد' الفضل ربوہ میں منتقل ہوا اور 31۔ دسمبر 1954ء سے ربوہ سے باعدہ اشاعت شروع ہوئی۔ جب سے اب تک الفضل ضیاء الاسلام پریس سے طبع ہوتا ہے۔

### الفضل کی بار بار بندش:

1953ء میں جب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن شروع ہوا تو پنجاب کی حکومت نے ایک سال کے لئے الفضل کو بند کر دیا۔ بندش کا یہ سلسلہ 27۔ فروری 1953ء سے 15۔ مارچ 1954ء تک رہا۔

دوسری بار سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں 12۔ دسمبر 1984ء کو الفضل بند ہو گیا۔ بندش کا یہ سلسلہ 4 سال جاری رہا۔ اور لاہور ہائی کورٹ کے حکم سے اس کی دوبارہ اشاعت 28۔ نومبر 1988ء سے شروع ہوئی۔

تیسری بار الفضل کو دو ماہ کے لئے حکومت پنجاب نے 1990ء میں بند کیا۔ بندش کا یہ عرصہ 21۔ جون 1990ء تا 20۔ اگست 1990ء تک رہا۔

### ایڈیٹر صاحبان قید میں

الفضل کے دو ایڈیٹر صاحبان کو حکومتوں نے قید و بند کی اذیتوں میں ڈالا۔ پہلی بار محترم مسعود احمد خان دہلوی صاحب کو دو دن کے لئے مورخہ 1982ء میں قید کیا گیا۔ اس دوران آپ تھانہ ربوہ کی حوالات میں رہے۔ آپ کے ساتھ مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مرزا عبدالرشید صاحب سابق کارکن تحریک جدید بھی تھے۔

دوسری بار محترم مولانا نسیم سیفی کو 1994ء میں ایک ماہ کے لئے قید میں رکھا گیا۔ یہ عرصہ 7۔ فروری 1994ء سے 8۔ مارچ 1994ء تک تھا۔ اس دوران آپ کے قید کے ساتھی الفضل کے پبلشر محترم آغا سیف اللہ صاحب' الفضل کے پرنٹر محترم قاضی منیر احمد صاحب' ماہنامہ انصار اللہ کے سابق ایڈیٹر محترم مولانا محمد الدین صاحب ناز' اور ماہنامہ انصار اللہ کے پبلشر محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب تھے۔

28۔ نومبر 1988ء میں الفضل چار سالہ بندش کے بعد جاری ہوا تو اس پر مقدمات قائم کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ اس وقت الفضل پر قریباً نصف صد مقدمات درج ہیں جن میں الفضل کے ایڈیٹر مولانا نسیم سیفی صاحب پبلشر آغا سیف اللہ صاحب اور پرنٹر قاضی منیر احمد صاحب ماخوذ ہیں۔

### الفضل کے مینیجر صاحبان:

درج ذیل احباب نے مختلف اوقات میں الفضل کے مینیجر کے طور پر خدمات انجام دیں۔

مرزا عبدالغفور بیگ صاحب' قاضی ظہور الدین اکمل صاحب' رحمت اللہ شاکر صاحب' ملک محمد عبداللہ صاحب' مولانا چوہدری محمد شریف صاحب' عبداللہ اعجاز صاحب' گیانی عباداللہ صاحب' اور یکم جولائی 1984ء سے مکرم آغا سیف اللہ صاحب شاہد' ایم اے' ایل ایل بی' ایڈووکیٹ مینیجر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

### الفضل بورڈ

سالہا سال تک نظارت اصلاح و ارشاد سے منسلک رہنے کے بعد 1975ء کو ادارہ الفضل کو ایک خود مختار ادارہ بنا دیا گیا۔ اور اس کے انتظامی معاملات کو چلانے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا گیا۔ اس کے اولین صدر محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل تھے۔ جبکہ محترم گیانی عباداللہ صاحب مینیجر الفضل سیکرٹری مقرر ہوئے دیگر اراکین یہ تھے۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ مولانا نسیم سیفی صاحب۔

1977ء میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری انتقال کر گئے چنانچہ ان کی جگہ پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو جو اس وقت ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے رکن بورڈ مقرر کیا گیا۔ بعد ازاں مختلف اوقات میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب' مکرم فضل الٰہی صاحب انوری' مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب رکن بورڈ مقرر ہوتے رہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 16۔ نومبر 1983ء کو الفضل بورڈ کی تشکیل نو فرمائی۔ اور محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت صدر بورڈ مقرر ہوئے۔ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سیکرٹری ہوئے۔ دیگر اراکین یہ تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب' مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد' محترم مولانا نسیم سیفی صاحب۔ محترم گیانی عباداللہ صاحب۔ یوسف سہیل شوق۔ محترم گیانی عباداللہ صاحب کے بیرونی ملک تشریف لے جانے پر محترم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر اور بورڈ کے رکن مقرر ہوئے۔ محترم مسعود احمد دہلوی ایڈیٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب سیکرٹری بورڈ مقرر ہوئے۔ آج کل خاکسار یوسف سہیل شوق سیکرٹری بورڈ ہے۔ دیگر اراکین وہی ہیں۔ ہر سال ان کے ناموں کی تجدید کی جاتی ہے۔

### الفضل کے پبلشر

ابتداء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی الفضل کے پبلشر تھے۔ بعد ازاں حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی مکرم قاضی عبدالحمید صاحب اور محترم مسعود احمد صاحب دہلوی پبلشر بنے۔ 1989ء سے محترم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر الفضل پبلشر کے فرائض بھی ادا کر رہے ہیں۔

### الفضل کے پرنٹر

آج کل الفضل کے پرنٹر مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس ہیں۔ ان سے قبل محترم سید عبدالحی صاحب (حال ناظر اشاعت و صدر الفضل بورڈ) پرنٹر تھے۔ اس سے قبل پبلشر ہی پرنٹر ہوا کرتے تھے۔

---

خدا تعالیٰ کا معاملہ ہر ایک شخص سے بقدر تعلق ہوتا ہے اور گو محبوبین الٰہی پر مصائب بھی پڑتی ہیں مگر نصرت الٰہی نمایاں طور پر ان کے شامل حال ہوتی ہے اور غیرت الٰہی ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتی کہ ان کو ذلیل اور رسوا کرے۔ اور اس کی محبت گوارا نہیں کرتی کہ ان کا نام دنیا سے مٹا دے۔ اور کرامات کی اصل بھی یہی ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا کا ہو جاتا ہے اور اس میں اور اس کے رب میں کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور وہ وفا اور صدق کے تمام ان مراتب کو پورے کر کے دکھلاتا ہے جو حجاب سوز ہیں تب وہ خدا کا اور اس کی قدرتوں کا وارث ٹھہرایا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ طرح طرح کے نشان اس کے لئے ظاہر کرتا ہے جو بعض بطور دفع شر ہوتے ہیں اور بعض بطور افاضہ خیر۔ اور بعض اس کی ذات کے متعلق ہوتے ہیں۔ اور بعض اس کے اہل و عیال کے متعلق۔ اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق۔ اور بعض اس کے اہل وطن کے متعلق اور بعض عالمگیر اور بعض زمین سے اور بعض آسمان سے۔ غرض کوئی نشان ایسا نہیں ہوتا جو اس کے لئے دکھلایا نہیں جاتا اور یہ مرحلہ دقت طلب نہیں۔ اور کسی بحث کی اس جگہ ضرورت نہیں کیونکہ اگر درحقیقت کسی شخص کو یہ تیسرا درجہ نصیب ہو گیا ہے جو بیان ہو چکا ہے تو دنیا ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہر ایک جو اس پر گرے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ اور جس پر وہ گرے گا اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔ کیونکہ اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ اور اس کا منہ خدا کا منہ ہے۔ اور اس کا وہ مقام ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بیس فروری کے حوالہ سے ایک یاد

اس کی یاد کا جھونکا آیا دھیرے دھیرے، ہولے ہولے
ذہن نے اپنی جوت جگائی، آنکھ نے اپنے موتی رولے

ماضی ماضی چلتے چلتے، قدم قدم پر یاد وہ آیا
کہیں پہ نورِ عشق سمیٹے، کہیں پہ بابِ حکمت کھولے

کہیں پہ اٹھے کہیں پہ بیٹھے، کہیں پہ رکتے، کہیں پہ چلتے
کہیں پہ تیزروی سے جاتے کہیں پہ قدم قدم کو تولے

ہر حالت میں ہر دم، ہر پل، اس کا جینا، اس کا مرنا
دین کی باتیں، دین کے چرچے، دین ہی سوچے دین ہی بولے

ہم آلودوں کی خاطر وہ ایسا دریا چھوڑ گیا ہے
جس کا جی چاہے، دریا میں آکر اپنے کپڑے دھولے

ڈاکٹر پرویز پروازی

بقیہ صفحہ 3

ایک جگہ لیکچر دے رہا ہوں اور یہ بیان کر رہا ہوں کہ خدا بندہ کے ساتھ اسی طرح تعلق رکھتا ہے جیسے انسان آئینہ سے۔ پھر کہتا ہوں کہ دیکھو اگر ایک شخص کا آئینہ خراب ہو جائے اور وہ اس میں چہرہ دیکھنا چاہے مگر چہرہ نظر نہ آئے تو وہ کیا کرے گا یہی کہ وہ اسے زور سے اٹھا کر زمین پر دے مارے گا اور اسے چکنا چور کر دے گا اور اس وقت میں نے اپنے ہاتھ میں ایک آئینہ دیکھا جسے زمین پر زور سے دے مارا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اس کے ٹوٹنے کی زور سے آواز آئی میری اس خواب کی یہی تعبیر تھی کہ بندہ کا دل اللہ تعالیٰ کا آئینہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ اپنے اور بندے کے درمیان خود کسی کو کھڑا کرے اور اگر کوئی خود آ کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے سخت ناپسند کرتا ہے۔ (-) کی اطاعت کا حکم دینے کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی آئینہ پر گرد ڈال دے یا اسے سیاہ کر دے یہی لوگ آئینہ ہیں"

**جسمانی اور روحانی بیماریاں** مثلاً یہ مضمون بہت ہی شاذ کے طور پر سامنے آتا ہے کہ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا آپس میں کیا تعلق ہے حضرت صاحب کو بڑی وسعت کے ساتھ یہ علم عطا کیا گیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

دنیا میں آج تک اس بات کو بہت کم سمجھا گیا ہے (-) کہ گو بہت سی بدیاں ایسی ہیں جو (-) بدیاں ہیں۔ لیکن ان کا ارتکاب کرنے والا کسی (-) گناہ کا مجرم نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی جسمانی بیماری کا مریض ہوتا ہے۔ یہ ایک وسیع مضمون ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھے خاص علم دیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس پر مفصل لکھوں اور جب یہ علم کامل ہو جاوے گا اس وقت بعض لوگ جو اب روحانی بیمار کہلاتے ہیں اپنے علاج کے لئے جسمانی ڈاکٹروں کے پاس جاویں گے۔ اس وقت بعض بڑے بڑے ڈاکٹروں کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے لیکن تاحال ان کی تحقیقات عالم طفولیت میں ہے۔ مگر اس بارہ میں مجھے جو علم دیا گیا ہے وہ ایسا وسیع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان لوگوں کی تحقیقات سے بہت وسیع ہے...... خدا تعالیٰ نے وسیع طور پر مجھے ہر علم دیا ہے اور میں نے اس کے متعلق تحقیقات کی ہے جس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ (-) گناہوں کی ایسے رنگ میں تقسیم ہو سکتی ہے کہ فلاں قسم کا گنہگار ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے اور فلاں قسم کا بزرگ کے پاس۔

(عرفان الٰہی ص 35)

## غم اٹھاؤ مگر بیاں نہ کرو

غم اٹھاؤ مگر بیاں نہ کرو
زخم کھاؤ مگر فغاں نہ کرو

جل رہا ہے اگر تو جلنے دو
ہمدمو! ذکرِ آشیاں نہ کرو

یا مجھے دو اجازتِ فریاد
یا مجھے زیبِ داستاں نہ کرو

ہائے فکر و نظر کی یہ پستی
دعوئے اوجِ کہکشاں نہ کرو

دیکھو بندہ خدا نہیں ہوتا
کوئی ایسا غلط گماں نہ کرو

نہ ستاؤ خدا کے پیاروں کو
اس کی غیرت کا امتحاں نہ کرو

دل پہ گزری جو ان دنوں ناہیدؔ
نہ کرو تم اسے بیاں نہ کرو

عبدالمنان ناہیدؔ

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان۔ مربی سلسلہ

# تحریکِ جدید

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک نہایت عظیم الشان کارنامہ تحریک جدید ہے۔ جسے آپ نے الٰہی منشا کے تحت 1934ء میں جاری فرمایا جبکہ جماعت احمدیہ انتہائی مشکل اور نامساعد حالات سے گزر رہی تھی۔ جماعتی تربیتی امور اور دعوت الی اللہ کا کام صرف چند ممالک تک محدود تھا۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے ہر طرف سے کوششیں کی جارہی تھیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور جماعت کی حفاظت۔ ترقی اور دین حق کے غلبہ کے لئے پرسوز دعائیں کیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے تحریک جدید کی عظیم تحریک کے اجراء کی طرف رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کردیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(الفضل 2۔ دسمبر 1942ء)

19۔ اکتوبر 1934ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے خطبہ میں جماعت احمدیہ کو قربانیوں کے لئے تیار رہنے اور مطالبات تحریک جدید کے پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہورہی ہے۔ اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے (-) اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ (-) جو قربانیاں بھی کرنی پڑیں کریں اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی بھی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جو پہلے نہیں کیا گیا۔ اور ممکن ہے پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں اس لئے ہر گوشے کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں۔ نیز فرمایا۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کہ ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچادے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) دنیا میں مبعوث ہوئے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کردیا گیا تو وہ بغیر چوں وچرا اس پر رضامند ہو جائیں گے۔ اور جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا بلکہ الگ کردیا جائے گا۔

(الفضل 23۔ اکتوبر 1934ء)

تحریک جدید کی عظیم سکیم تفصیل سے جماعت کے سامنے بیان کرنے سے قبل حضرت صاحب نے فوری طور پر تین احکام جاری فرمائے۔

پہلا حکم یہ دیا کہ جس کے چندوں میں کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہیں وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کرے اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھائیں۔

دوسرا حکم یہ دیا کہ ہر وہ شخص جس کی کسی سے لڑائی ہو چکی ہے ہر وہ شخص جس کی کسی سے بول چال بند ہے وہ جائے اور اپنے بھائی سے معافی مانگ کر صلح کرے اور اگر کوئی معاف نہیں کرتا تو اس سے لجاجت اور انکسار کے ساتھ معافی طلب کرے اور ہر قسم کا تذلل اس کے آگے اختیار کرے تاکہ اس کے دل میں رحم پیدا ہو اور وہ رنجش کو اپنے دل سے نکال دے اور ایسا ہو کہ جس وقت میں دوسرا اعلان (یعنی تحریک جدید کا منصوبہ۔ ناقل) کرنے کے لئے کھڑا ہوں اس وقت کوئی دو احمدی ایسے نہ ہوں جو آپس میں لڑے ہوئے ہوں...... تیسرا حکم یہ دیا کہ مجھے فوراً جلد سے جلد ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو سلسلہ کے لئے اپنے وطن چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنی جانوں کو خطرات میں ڈالنے کو تیار ہوں اور بھوکے پیاسے رہ کر بغیر تنخواہوں کے اپنے نفس کو تمام تکالیف سے گزارنے پر آمادہ ہوں۔

ان تین احکام کے بعد حضرت صاحب نے جماعت کو یہ امر بھی ذہن نشین کرایا کہ کوئی بڑی قربانی نہیں کی جاسکتی جب تک اس کے لئے ماحول پیدا نہ کیا جائے۔ یہ تمہیدی امور بیان کرنے کے بعد 23۔ نومبر۔ 30۔ نومبر اور 7۔ دسمبر 1934ء کے تین خطبات میں اپنی سکیم تفصیلی طور پر احباب جماعت کے سامنے رکھی اور اسے 16۔ دسمبر 1934ء کے ایک مطبوعہ اعلان میں تحریک جدید کے نام سے موسوم فرمایا۔

ابتداء میں یہ تحریک انیس مطالبات پر مشتمل تھی بعدہ ان میں اضافہ کیا گیا اور ان کی تعداد ستائیس تک پہنچ گئی۔ ان مطالبات میں سے بعض کا تعلق مالی قربانی سے ہے۔ بعض کا تعلق دعوت الی اللہ اور وقف زندگی سے ہے۔ کچھ وقف جائیداد سے متعلق ہیں تو کچھ مرکز سلسلہ کی تقویت اور وقف اولاد سے متعلق ہیں۔ اور بعض مطالبات کا تعلق اخلاقی اور معاشرتی ذرائع سے ہے۔

دراصل تحریک جدید ایک جامع منصوبہ ہے جس میں جماعت احمدیہ کی دینی اور دنیوی فلاح و بہبود اور مشکلات کو رفع کرنے کا علاج موجود ہے۔

ان مطالبات میں سے ایک مطالبہ سادہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اس پر ہے۔ سادہ زندگی کے مطالبے کو ذہن نشین کرانے کے لئے اس کے مختلف پہلوؤں پر حضرت صاحب نے روشنی ڈالی اور اسے روحانیت کے اعلیٰ مقام سے وابستہ قرار دیا۔

چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگر تم سمجھو کہ اس کے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کرلو گے تو یہ نفس کو دھوکا دینے والی بات ہے۔

تحریک جدید کا ایک مطالبہ یہ ہے کہ لوگ بیکار نہ رہیں جو چھوٹے سے چھوٹا کام بھی انہیں مل سکے وہ کرلیں۔ اسی طرح ایک مطالبہ یہ ہے کہ افراد جماعت اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

نوجوانوں سے تحریک جدید یہ مطالبہ کرتی ہے کہ جو نوجوان گھروں میں بیٹھے روٹیاں توڑتے ہیں اور ماں باپ کو مقروض کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ وطن سے باہر نکلیں اور کام تلاش کریں۔

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ جو پہلے تین سال کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ پھر اسے دس سال تک ممتد کیا گیا۔ دس سال کے بعد اسے انیس سال تک جاری رکھا گیا۔ انیس سال گزرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرمایا۔

' تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے دَور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اب میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے۔'

چنانچہ تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں داعیان الی اللہ بھجوائے جاتے ہیں اور دین حق کے خلاف شائع ہونے والے گندے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ فریضہ تحریک جدید کے بنیادی مقاصد میں سے ہے جس کے لئے یہ تحریک جاری کی گئی۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

" تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے (پیغام) کی اشاعت کے لئے وقف کردیں۔ اور اپنی عمریں اس کام میں لگادیں"۔ نیز فرمایا۔

" تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

خدا گواہ ہے کہ افراد جماعت احمدیہ نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پورے اخلاص کے ساتھ تحریک جدید کے جملہ مطالبات کو پورا کرنے کا عہد کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج جماعت احمدیہ دنیا کے ڈیڑھ صد سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اور ہر لحاظ سے جماعت ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

پس خوش قسمت اور مبارک ہیں وہ لوگ جو اس مبارک تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

' مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے (احمدیت) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہو گا اور آسمانی نور ان کے سینوں میں ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے (اس بند) کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

نیز فرمایا "اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے۔ تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ (-)

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت السید حلمی الشافعی کی رحلت پر اظہار تعزیت

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے حضرت السید حلمی الشافعی کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور حضرت حلمی الشافعی کے اہل خاندان کے نام جو تعزیت نامہ روانہ کیا گیا ہے اس کا اصل عربی متن ذیل میں درج ہے۔

تلقت اعضاء صدر انجمن احمدیہ و سکان ربوہ و الجماعۃ الاحمدیۃ فی باکستان عامہ بالحزن العمیق و الاسی البالغ نباء وفاہ السید محمد حلمی الشافعی المفاجی فی لندن۔

لقد کان اخونا الفقید ..........صادقا ورجلا تقیا و مجاھدا بارزا عمل بالجھد والاخلاص طیلہ حیاتہ بعد اعتناق الاحمدیہ فی خدمہ الجماعۃ بمصر و بعض البلاد العربیہ الاخری۔ و کان مثالا یقتدی بہ فی تقواہ و فی شتی مجالات نشر الدین الحقیقی و قد وفقہ اللہ ان یقف حیاتہ فی سنوات حیاتہ الاخیر وقفا تاما و ہاجر الی انجلترا لیخدم الجماعۃ واقفا بجنب الامام المفدی فقام بواجبہ لیلا و نھارا دون کد و عناء و کان عونا کبیرا و سندا معتمدا فی الاعمال التی تخص بتراجم اللغۃ العربیۃ، والمصالح الاذاعیہ ل احمدیہ ٹیلی ویژن و کان ترجمانا بارعا لارشادات امیر...... و خطاباتہ الی العربیۃ فاحبتہ الجماعۃ فی جمیع اکناف العالم و قدرت اعمالہ الجبارہ التی اسداھا الی الجماعۃ۔

نقدم تعازینا الحارہ من اعماق قلوبنا الی امامنا.........

و افراد عائلۃ الفقید و افراد الجماعۃ عامہ و نطلب من اللہ ان یتغمد المرحوم برداء الرحمہ والغفران و یمنح افراد اسرہ الفقید الحزینہ الصبر والسلوان و یرعاھم بعنایتہ الخاصۃ و یحافظھم و یکون معھم فی معترکات الحیاۃ

من

مرزا منصور احمد
رئیس
صدر انجمن احمدیہ پاکستان بربوہ

---

بقیہ صفحہ 7

کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن' اپنا من اور اپنا دھن خدا (-) کے لئے قربان کردو۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے احمدیت کے غلبہ کی بنیاد کو تحریک سے وابستہ قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

یاد رکھو حضرت (بانی سلسلہ) کی (خدائی خبر) کے مطابق (-) احمدیت کے غلبے کی بنیاد (-) روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ وابستہ قرار دی گئی ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں تحریک جدید کے مقاصد کو سمجھنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# انصاف کے تقاضے

انصاف کے تقاضوں کو مدنظر نہ رکھنے کی صورت میں تیسری عالم گیر جنگ کے بیج بونے کے متعلق انتباہ کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بڑے واشگاف الفاظ میں فرمایا۔

"........اگر اس جنگ کے بعد اتحادیوں نے اپنی غلطی سے لڑائی کے حقیقی اسباب کو دور کرنے کی کوشش نہ کی اور مفتوح قوموں پر ناجائز دباؤ سے کام لیا تو جلد یا پندرہ بیس سال کے بعد...... جنگ کی ہولناکیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ لوگوں کے سامنے لیکچر دینے پڑیں گے کہ جاؤ اور میدان جنگ میں اپنی جانیں قربان کرو........ اگر حکمت عملی سے کام لے کر تباہی کے دروازے کو بند کیا جاسکے تو وجہ کیا ہے کہ ابھی ایک نسل اپنی تباہی سے فارغ نہیں ہوئی تو پھر پھانسی کا پھندا دوسری نسل کے لئے تیار ہو جائے۔ پھر گولیاں ان کے سینے پر چلنے کے لئے تیار ہونی شروع ہو جائیں۔ اور پھر تباہی اور بربادی ان کو اپنا لقمہ بنانے کے لئے منہ کھولے کھڑی ہو۔ پس اگر اس تباہی کو روکا جاسکتا ہو تو ہمارے لئے اس کا روکنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ ہماری آئندہ نسل اس مصیبت سے محفوظ رہے۔ اور اسے اپنی جانوں کی قربانی نہ کرنی پڑے مگر یہ کام ایسا ہے جس کو سرانجام دینے کی ہم میں طاقت نہیں۔ ہم دوسروں کو صرف نصیحت کر سکتے ہیں...... اگر اس جنگ کے بعد تیسری جنگ ہوئی تو وہ اس دوسری جنگ سے بہت زیادہ خطرناک ہوگی۔ یہ خیال بھی کسی قوم کے افراد کو اپنے دلوں میں نہیں لانا چاہئے کہ جب ہم لوگوں سے توپیں چھین لیں گے تلواریں' ہوائی جہاز' بم چھین لیں گے اسی طرح ان کی فیکٹریوں اور کارخانوں پر قبضہ کرلیں گے تو اس کے بعد لڑائی کے لئے ان کے پاس کونسی چیز باقی رہ جائے گی کیونکہ ایجادات کا سلسلہ دنیا میں جاری ہے اور اس وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اگر ان ہتھیاروں کو چھین لیا گیا تو اس کے بعد لڑائی کے لئے کسی نئی چیز کی ایجاد نہیں ہوسکے گی۔ گزشتہ جنگ میں توپوں کی بڑی اہمیت تھی اور خیال کیا جاتا تھا کہ اگر کسی قوم سے توپیں لے لی جائیں تو وہ لڑائی کے ناقابل ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے بعد ہوائی جہاز نکل آئے اور اب موجودہ جنگ میں تو فلائنگ بم کی ایجاد سے خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا کے امن کو برباد کرنے والی ایک خطرناک بات ہے جو بنی نوع انسان کو توپوں اور ہوائی جہازوں سے بھی بڑھ کر نقصان پہنچا سکتی ہے۔ جب آج تک ایجادات کا سلسلہ جاری رہا اور جنگ کے اسلحہ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے تو کسی کو کیا پتہ کہ کل کوئی ایسی گیس نکل آئے جس کا لوگوں کو علم بھی نہ ہو اور وہ آناً فاناً ان کو ہلاک کردے۔ پس یہ بالکل احمقانہ بات ہوگی اگر یہ خیال کر لیا جائے کہ فلاں ملک کو ہم نے مغلوب کرلیا ہے وہ چھوٹا سا ملک ہے۔ چند لاکھ اس کی آبادی ہے۔ ہتھیار اس سے چھین لئے گئے ہیں اور اب وہ ہمارے خلاف لڑائی کے لئے کبھی کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جب دلوں میں بغض اور کینہ موجود ہو اور لوگوں کے اندر یہ احساس ہو کہ ہم نے دوسری قوم سے انتقام لینا ہے تو وہ ایسے ہتھیار ایجاد نہیں کرتے جن کے کارخانے لوگوں کو نظر آتے ہوں بلکہ وہ اس قسم کے ہتھیاروں کے بنانے میں مشغول ہو جاتے ہیں جن کے کارخانے نظر نہیں آتے۔ اور اس طرح باوجود ہتھیار بنانے کے وہ پکڑے نہیں جاتے۔

(الفضل 2۔ جنوری 1945ء)

آج سے تقریباً پچاس سال پہلے کہی گئی یہ بات اب واضح ہو کر دنیا کے سامنے آنے لگی ہے۔ جنگ خلیج کا آغاز اس طرح ہوا کہ عراق نے کویت پر حملہ کر دیا اس کا موقف یہ تھا کہ کویت ایک زمانے میں عراق کا حصہ ہوتا تھا اور اب پھر عراق کے ساتھ مل جانا چاہئے۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ امریکہ نے اپنے حلیفوں کے ساتھ مل کر عراق پر حملہ کر دیا۔ اور اسے شکست دی۔ اگرچہ آغاز کار میں تو یوں لگتا تھا کہ امریکہ اور اس کے حلیف ہار جائیں گے اور عراق کو بالادستی میسر رہے گی اسی لئے عراق نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ ہم روزانہ اتنے لاشوں کے صندوق واپس امریکہ بھیجا کریں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ عراق ہار گیا اور اس پر سیکورٹی کونسل نے کچھ پابندیاں لگا دیں۔ بعض شرائط پیش کیں کہ ان شرائط کے پورا کرنے پر یہ پابندیاں اٹھائی جائیں گی۔ ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ عراق اپنے خطرناک اسلحہ اور اسلحہ سازی کے متعلق پوری پوری اطلاعات فراہم کرے۔ عراق کوئی بڑے ممالک میں سے نہیں ہے اور خاص طور پر اسلحہ ساز بھی نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اپنے علاقہ میں اسے خاصی بالادستی حاصل رہی ہے لیکن مقابلہ ساری دنیا کے ساتھ ہے۔ اقوام متحدہ کا یہ کہنا ہے کہ عراق نے اپنے اسلحہ سے پوری طرح اطلاع بہم نہیں پہنچائی۔ سیکورٹی کونسل نے ماہرین کے کئی وفود بھیجے ہیں لیکن ابھی تک سیکورٹی کونسل کی تسلی نہیں ہوئی۔ وہ بار بار جائزے لیتے ہیں لیکن پھر بھی سمجھتے ہیں کہ ابھی اسلحہ موجود بھی ہے اور مزید اسلحہ بھی بنایا جارہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کوئی چھوٹا ملک بھی کسی نئی ایجاد کے مطابق کوئی اسلحہ بنانا شروع کردے تو دیگر ممالک کو کس طرح پتہ چل سکتا ہے۔ ابھی تک سیکورٹی کونسل کو یہ اطلاع

باقی کالم 2 پر

بقیہ کالم 4

نہیں ملی کہ عراق نے اپنا سارا اسلحہ تباہ کر دیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اسلحہ سازی نہیں کر رہا۔ خدشہ یہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ عراق خطرناک اسلحہ تیار کر رہا ہے اور پہلے جو اس کے پاس موجود تھا اس کا ایک حصہ بھی ابھی تک اس کے پاس موجود ہے۔ پس حضرت صاحب کی یہ بات کہ کسی ملک کو مفتوح کرکے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اب وہ ابھر نہیں سکتا اب وہ نیا یا مزید اسلحہ بنا نہیں سکتا آج کل خاص طور پر یہ بات وضاحت کے ساتھ سامنے آرہی ہے۔ عراق انتہائی مشکلات میں سے گزر رہا ہے اور اس کے باوجود سیکورٹی کونسل کا یہ شبہ دور نہیں ہوتا کہ عراق خطرناک اسلحہ چھپائے بیٹھا ہے۔ اور مزید اسلحہ بنا رہا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ



دانت اچھے
صحت اچھی

دانت نکلوانا ہی کوئی علاج نہیں
دانت نکلوایئے
بغیر درد کا

35
سال تجربہ کا

دانت بغیر ناؤ کے رگ سے جاتے ہیں
دانتوں کے کراؤن لگوانے کیلئے تشریف لاویں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون : 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ناسخورہ، خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ۰ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کئے جاتے ہیں

ویڈیو گیمز کا کاروبار
کرنیوالے حضرات
مفید مشورہ حاصل
کرنے کیلئے رابطہ
کریں

ڈیلرز : پی سی بورڈ۔ ٹی وی مانیٹر۔ پاور سپلائی۔ ویڈیو گیمز
سیل اینڈ سروس

# احمد الیکٹرونکس

گول چکر
ساہیوال

پروپرائیٹر
ایم ابرار احمد

فون دوکان - 62766 - 0441

WE DEAL IN ALL KIND OF TEXTILE PARTS
UNIVERSAL INDUSTRIAL SERVICES
14 - TAIMOUR ROAD
CHOWK SHAHEEDAN MULTAN
Ph: 33633, 583512
Fax: 583512

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مہر و پرنٹنگ پریس

بلال مارکیٹ۔ عقب جی ٹی ایس اڈا
سرگودہا روڈ گجرات
پروپرائیٹر : ملک نادر حسین
فون : 521357-04331

ہر قسم کی آفسٹ اور بلاک
کی لکھائی اور سٹمپ
بنوانے کیلئے
تشریف لائیں

# مسٹر پرنٹر

mp

27۔ الفلاح عسکریہ پلازا
کمیٹی چوک۔ راولپنڈی
پروپرائیٹر : محمد اکرم
فون : 501882-051

ریڈی میڈ زیورات اور ملبوسات کی جدید ترین ورائٹی کیلئے تشریف لائیں

# نیو راحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس

پروپرائیٹر : چوہدری غلام احمد اینڈ سنز
اکبر بازار شیخوپورہ

خدمت میں پیش پیش

# میری لائبریری

ٹین بازار صدر ، عقب پرویز کلینک
راولپنڈی
فون : 564533

ماسٹر، ڈگری، سی ایس ایس
پی سی ایس
جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ کورس کی کتابیں
خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز، کمپیوٹر
الیکٹرونکس کی کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں
اس کے علاوہ، علمی، ادبی، تاریخی کتابیں
کرایہ پر حاصل کریں

ALL KIND OF LEATHER GOODS

*SPECIALIST IN GLOVES*

*OF ALL KINDS*

# BTC

**MANUFACTURERS:-**
IMPORTERS & EXPORTERS

**Billoo**
*TRADING CORPORATION*
*P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN*

**BILLOO TRADING CORPORATION**
P.O.BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN
PHONE NO. *OFF* : 0092 - 432 - 85030
*RES* : 0092 - 432 - 67087 - 65197
*CABLE* : BILLOO SIALKOT
*TELEX* : 46434 BILLO PK
*FAX* : 092 - 432 - 562086

# ذائقہ بناسپتی

خالص جیسے ماں کا پیار

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کیلئے تشریف لائیں

# عبدالرؤف کمشن شاپ

تحصیل روڈ غلہ منڈی۔ گوجر خان

فون : دوکان : 2924-0571 رہائش : 2048 - 0571

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال۔ مربی سلسلہ

# وقف جدید --- ایک بابرکت تحریک

اس بات کو ماننے میں کسی کو شک اور انکار نہیں ہو سکتا کہ امام جماعت کا کام جماعت کے سامنے تجاویز منصوبے اور تحاریک رکھنا ہوتا ہے اور ان منصوبوں اور تجویزوں کو عملی جامہ پہنانا احباب جماعت کا کام ہوتا ہے۔ اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ جماعت کے امام کی راہنمائی چونکہ خدا تعالیٰ کر رہا ہوتا ہے اور تائید و نصرت اس کے ساتھ ہوتی ہے لہٰذا اس کی طرف سے پیش کردہ ہر تجویز اور تحریک کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوتی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے باون سالہ دور امامت میں جماعت کی ترقی و ترویج اور اشاعت دین حق کے لئے وقتی ضرورت کے ماتحت کئی قسم کی تجاویز اور منصوبے جماعت کے سامنے رکھے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل تائید اور احباب جماعت کے خلوص و ایثار اور جذبہ قربانی کی بدولت کامیابی عطا فرمائی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ اس لئے ہوا کہ یہ الٰہی جماعت کے افراد ہیں۔ جنہوں نے اپنے امام کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت اپنا مال۔ وقت۔ اولاد اور جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا عہد کیا تھا۔ یہ ایک سودا اور تجارت ہے جو احباب خدا تعالیٰ کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس میں کوئی دنیوی غرض اور لالچ نہیں ہوتا۔ صرف دینی مقاصد اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لئے وہ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ اے ایمان والو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت اور سودے کی خبر دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گی وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے ..... پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں اپنی جنتوں میں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

وقف جدید کی بابرکت اور الٰہی تحریک کا آغاز حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 1957ء میں احباب کے سامنے ابتدائی باتیں بیان کرکے فرمایا پھر جلسہ سالانہ 1957ء کے دوسرے روز 27۔ دسمبر کو آپ نے اس نئی تحریک کے متعلق بعض تفاصیل بیان فرمائیں۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے آپ نے 1934ء میں جب جماعت پر بڑا نازک وقت آیا تھا تو مالی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کا اعلان فرمایا اور احباب کو مالی قربانی کی تلقین فرمائی۔ پھر اس نئی تحریک کے آغاز پر آپ نے احباب کو دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کے کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ گویا تحریک جدید مالی قربانی پیش کرنے کی تحریک تھی اور وقف جدید جان پیش کرنے کی۔ گویا اس نئی تحریک کو تحریک جدید کی تکمیل اگر کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا اس موقع پر آپ نے اپنے ایک پیغام میں فرمایا۔ "وقف جدید کی تحریک گو دیر سے شروع ہوئی مگر درخواستیں آ چکی ہیں جن میں سے دو مولوی فاضل اور میٹرک ہیں اور ایک معمولی تعلیم کا آدمی ہے میں نے جلسہ میں بتایا تھا کہ ہم پانچویں جماعت کے آدمی کو بھی اس کام کے لئے لے سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ ایسا نوجوان کسی زیادہ تعلیم یافتہ نوجوان کے ساتھ لگا دیا جائے گا مدرسہ احمدیہ میں جو اردو کا کورس شروع ہے اس کے مکمل ہونے میں ابھی پانچ سال لگیں گے جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پچاس طالب علم مل جائیں گے پرائمری پاس ہماری جماعت میں اب بھی پچاس ساٹھ ہزار آدمی موجود ہیں لیکن وہ آگے نہیں بڑھ رہا اور سستی دکھا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کو چیلنج کر رہا ہے کہ اس کو بدل کر اس کی جگہ اور آدمی پیدا کرے۔ مگر چندہ کا معاملہ جو وقف سے بہت سستا ہے اس کے لئے ایک درخواست بھی نہیں آئی حالانکہ ایک لاکھ آدمی کی درخواست کی ضرورت تھی۔ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں اور میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

(خطبات وقف جدید ص 6)

یہ پیغام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 27 دسمبر 1957ء کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کی تقریر میں احباب کو دیا پھر اس سے اگلے جمعہ کے خطبہ 3 جنوری 1958ء میں اس تحریک کی مکمل تفصیل بیان فرمائی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس اہم خطبہ کے بعض ضروری اقتباسات احباب کے سامنے پیش کئے جائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ جب پنجاب کا کوئی گوشہ کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر جگہ ایک گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑے تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ انہیں پڑھائیں اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔ اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگر مہا جال ڈالا جائے تو دریا کی سب مچھلیاں اس میں آ جاتی ہیں۔ ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں اس کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہمارے جال میں آتی رہی ہے لیکن اب مہا جال ڈالنے کی ضرورت ہے۔ از خطبہ فرمودہ 3 جنوری 1958ء)

آپ نے اپنے اسی خطبہ میں مزید فرمایا۔

پس میں جماعت کو اس خطبہ کے ذریعہ پھر تحریک کرتا ہوں کہ نوجوان اس وقف میں اپنا نام لکھوائیں اور آگے آنے کی کوشش کریں تاکہ جلد سے جلد انہیں مختلف جگہوں پر بٹھا دیا جائے اور دکانیں اور مدرسے کھول دیئے جائیں اور احمدیت کا پھل لگنا شروع ہو جائے۔

اسی تحریک کے دوسرے حصہ یعنی چندہ کی وصولی کے ضمن میں آپ نے اپنے دس جنوری 1958ء کے خطبہ میں فرمایا۔

"ہمت سے آگے بڑھو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ لکھواؤ اور جو لوگ آنریری سیکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہیں وہ اپنے آپ کو آنریری سیکرٹری بنائیں اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر یا غیر جو اثر قبول کریں ان سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں تاکہ ہمارا چندہ جلدی جلدی بارہ لاکھ تک پہنچ جائے۔ اسی طرح نوجوانوں کو وقف زندگی کی تحریک کریں یہ ایسا چھوٹا وقف ہے کہ پرائمری کے آدمی کو بھی ہم لے لیتے ہم جو مرکز بنائیں گے یا پھر اسے قائم کریں گے اور اس کے ساتھ پرائمری پاس کو لگا دیں گے اور تعلیم اردو میں دیں گے اردو زبان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کئی کتابیں ہیں۔ مثلاً درثمین۔ تحفہ گولڑویہ۔ سرمہ چشم آریہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ازالہ اوہام ہے فتح ..... ہے یہ وہ کتابیں ان کو پڑھائیں گے (24)

احباب جماعت کو دین حق کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے خطبہ میں درج ذیل مثال بیان فرمائی۔ فرمایا۔

"میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے کہ ایک دفعہ ایک انگریز عورت چین میں پادری کے طور پر کام کر رہی تھی۔ چینیوں میں پادریوں کے خلاف بڑا جوش پیدا ہوا اور وہ جوش اب تک بھی ہے۔ ایک دن چینیوں نے اس عورت پر حملہ کیا اور اسے قتل کرنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد کھا گئے۔ جب اس واقعہ کی اطلاع انگلستان میں پہنچی اور پادریوں کے اخبار نے یہ شائع کیا کہ ہماری ایک مبلغہ جو چین میں کام کر رہی تھی اسے چینیوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا لیا ہے ہمیں اس کے قائمقام کی ضرورت ہے تو اسی دن شام تک دو ہزار عورتوں کی طرف سے تار آ گئے کہ ہم اس مبلغہ کی جگہ جانے کے لئے تیار ہیں تو جب عیسائیت (-) کی تائید کے لئے لوگوں کے اندر اس قدر جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ تو (دین حق) کی تائید کے لئے دلوں کے اندر جوش کیوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ (خطبہ فرمودہ 17۔ جنوری 1958ء)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ تحریک وقف جدید حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی آخری تحریک ہے جس کے ناظم کے طور پر سب سے پہلے حضرت صاجزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو 1958ء میں مقرر کیا گیا۔ آپ اس فرض کی ادائیگی مسند امامت پر متمکن ہونے تک نہایت کامیابی و کامرانی سے کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ نے مکرم اللہ بخش صاحب صادق مربی سلسلہ کو ناظم ارشاد وقف جدید کے عہدہ پر مقرر فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عہدہ پر غیر معمولی صلاحیت اور قابلیت سے کام کر رہے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے وقف جدید کی سکیم کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا۔

میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہو یا دکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے۔ گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مد نظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں مگر بہرحال ابتدا دس واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

(الفضل مورخہ 16 فروری 1958ء)

(از خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ 1957)

اس تحریک کی اہمیت و برکات کے ضمن میں آپ نے مزید فرمایا۔ کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات خدا کے فضل سے اس تحریک کے آثار بتا رہے ہیں کہ اس کا مستقبل بہت شاندار ہوگا۔ اس وقت یہ تحریک ایک بچہ کی صورت میں ہے۔ اور بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے دانت نہیں دیکھے جاتے نہ اس کی داڑھی دیکھی جاتی ہے۔ دو تین سال میں اس کے دانت نکلتے ہیں پھر وہ چلنا پھرنا سیکھتا ہے۔ اور کہیں اٹھارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ☆ مناسب علاج

# کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

---

# محمود فوٹو سٹوڈیو اینڈ فوٹو سٹیٹ

بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالر والہ (سیالکوٹ)
فون : 150

---

# رشید موٹر ورکشاپ

نیو رسول روڈ نزد کوٹیک فلنگ سٹیشن
قینچی موڑ منڈی بہاؤالدین
پروپرائیٹرز : عبدالرشید
عبدالقدوس
فون دوکان : 0456-3392 P.P
گھر : 0456-501016

---

# بیوٹی کلر فرنیچر ڈیکو پینٹرز

قریشی مارکیٹ ریلوے روڈ
گجرات
جنرل آرڈر کنٹریکٹرز
پروپرائیٹر : انتظار حسین۔ کاشف صدیق

---

# انعام الیکٹرونکس

ڈیلرز : سام سنگ، لومینز، SONY ٹی وی - فرج، CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سیر واشنگ مشین، ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی اس کے علاوہ
تمام الیکٹرانکس کی مصنوعات معیاری اور سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
بالمقابل رحیم ہسپتال
گوجر خان
پروپرائیٹر :
خواجہ احسان اللہ
فون : آفس 0571-510086
0571-510140
رہائش : 0571-2868

---

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت
ہمارا نصب العین

# حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل

3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD, ISD

---

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کیلئے آپ کے
قدیمی احمدی جیولرز

# رانا جیولرز

صرافہ بازار
بدوملہی (ضلع نارووال)
فون : دکان 108، رہائش : 208
پروپرائیٹر : نصیر احمد، فرید احمد، سلیمان احمد

---

کارڈ لیس ٹیلیفون - انٹرکام کی تسلی بخش
مرمت کا مرکز

# آل الیکٹرانکس

دوکان نمبر 57
الفیصل مارکیٹ
لیاقت روڈ
راولپنڈی
فون : دوکان - 536393

---

خالص سونے اور چاندی کے زیورات آرڈر پر
تیار کیے جاتے ہیں

# الکریم گولڈن ورکس

غوثیہ بازار
کلاس والا
ضلع سیالکوٹ
پروپرائیٹر : عطاء الکریم
فون دوکان : 71 P.P.

---

# Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH
ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

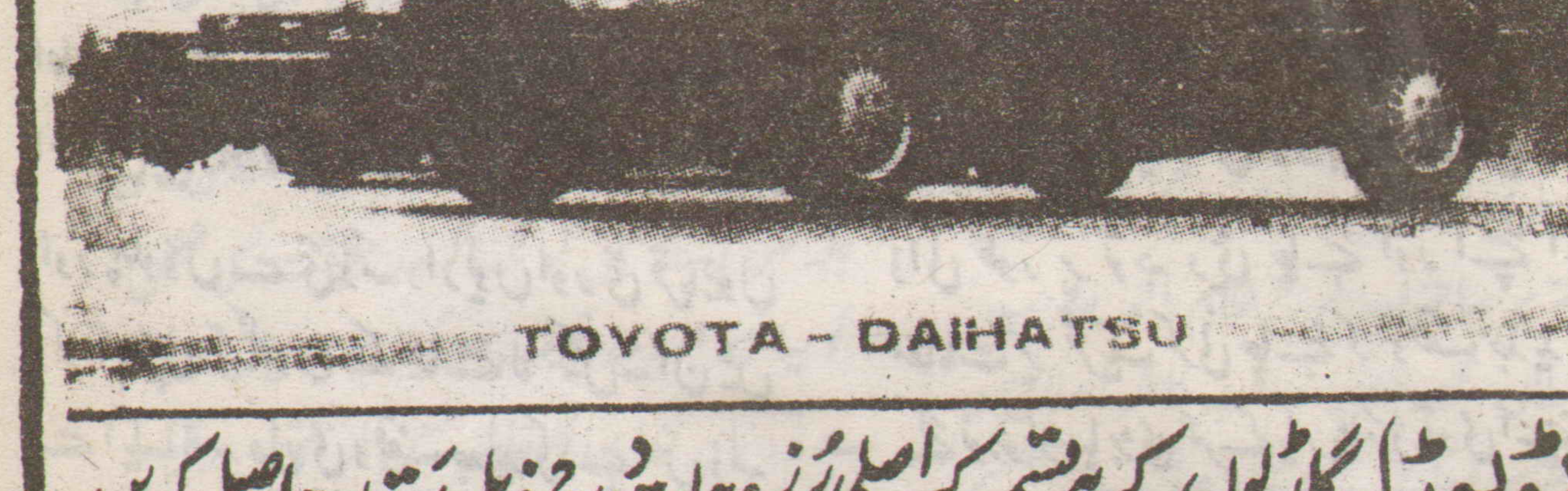

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

# الفرقان موٹرز

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

---

یہاں پر موٹر وائنڈنگ، فرج، ائیر کنڈیشن اور بجلی کی ہر قسم کی چیزوں کی مرمت کی جاتی ہے
نیز ڈش اینٹینا کی
فروخت اور مرمت
کا کام تسلی بخش
کیا جاتا ہے

# الیکٹرو فرج

دوکان نمبر 4 بلاک نمبر 91 المصطفےٰ مارکیٹ
آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/1
اسلام آباد
پروپرائیٹر : نصیر الدین احمد خان
فون : 051-254619

---

گردے کی ہر بیماری کا علاج قدرتی جڑی بوٹیوں سے ممکن ہے۔ تحقیق اور محنت نے ثابت کیا ہے کہ گردے کے مایوس ترین مریضوں کو جڑی بوٹیوں سے صحت مند کیا جا سکتا ہے۔

# فضل مولیٰ اشفاخانہ

حکیم محمد حفیظ حکیم
H-39
گارڈن کالج روڈ
راولپنڈی شہر

---

ملکی و غیر ملکی تمام ائیر لائنوں کی خصوصی رعائتی ٹکٹوں اور بکنگ کے لئے
تشریف لائیں

# گلشن ٹریولز گوجرانوالہ

پروپرائیٹرز :
محمد اسفر میر۔ محمود چوہدری
کورٹ روڈ
رحمان چیمبرز۔ سول لائن۔ گوجرانوالہ
فون دفتر : 0431-44304 - 258668
فیکس دفتر : 0431-44304
فون رہائش : 0431-84126

Digitized by Khilafat Library Rabwah


بیس سال کے بعد اس کی داڑھی نکلتی ہے اگر پہلے دن اس کی داڑھی تلاش کی جائے تو یہ بے وقوفی ہوگی اس طرح وقف جدید کے نتائج اور اس کی خوبیوں کا ابھی سے اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

الفضل 15 مارچ 1958)

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وقف جدید کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے چند ارشادات ذیل میں درج کئے جائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خواہش کے احترام میں اس سال وقف جدید کے وعدے کم از کم چھ لاکھ تک پہنچادیں۔ جماعت کے اخلاص اور دین کی خاطر قربانی کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے یہ امر مشکل نہیں ہے پس ہر دوست جو وقف جدید کی تحریک میں حصہ لے رہا ہے اپنا چندہ وقف جدید اس سال حتی الوسع دوگنا کردے اور جو دوست اس تحریک میں شامل نہیں ہیں وہ اس سال اس تحریک میں شمولیت کی سعادت ضرور حاصل کریں تا وقف جدید کا بجٹ اس سال چھ لاکھ تک پہنچ جائے اللہ تعالیٰ جملہ احباب کے اخلاص اور اموال اور جذبہ قربانی میں برکت دے اور انہیں اس تحریک میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد

امام جماعت الثالث)

(پیغام فرمودہ 23۔اپریل 1966ء)

آپ نے مزید فرمایا۔ میں آج احمدی بچوں (لڑکیوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے ...... کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑگیا ہے اسے پر کردو اور اس کمزوری کو دور کردو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے۔

(از خطبہ فرمودہ 27۔اکتوبر 1967ء)

اسی طرح آپ نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"ایک تو آج میں وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں اور دوسرے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اعلان کا یہ مطلب نہیں کہ بس میں نے آواز اٹھائی اور وہ آواز اخبار میں چھپ گئی۔ لوگ خاموش ہو گئے اور سو گئے۔ بلکہ سال نو کے اعلان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو کہ نیا سال آرہا ہے مختلف زاویوں اور پہلوؤں سے نئی ذمہ داریوں اور نئی قربانیوں کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے لاسکیں۔ ان میں سے ایک ذمہ داری وقف جدید کی ہے اس ذمہ داری کو سامنے رکھیں۔ جتنے روپے کی ہمیں ضرورت ہے وہ مہیا کریں اور بطور معلمین جتنے آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہے ہمیں دیں"

(الفضل 4 جنوری 1967ء)

(از خطبہ فرمودہ 30۔دسمبر 1966ء)

آپ نے جماعت کو بے نفس اور خدمت گار معلمین دیے جانے کا ارشاد یوں فرمایا۔

"میں نے پہلے بھی متعدد بار تحریک کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں کہ وقف جدید کو معلم بھی دیں۔ ایسے معلم جو واقع میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہیں۔ ایسے معلم نہیں جو یہ سمجھیں کہ دنیا میں کسی اور جگہ ان کا ٹھکانہ نہیں جو وقف جدید میں جاکر معلم بن جائیں سمجھدار اور دعا کرنے والے۔ خدا اور اس کے...... سے محبت کرنے والے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو کلام الٰہی کی تشریح بیان کی ہے اسی سے دلی لگاؤ رکھنے والے۔ اسے پڑھنے والے یاد رکھنے والے اور خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھنے والے جس کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ نہیں وہ معلم نہیں بن سکتا۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ دنیوی لحاظ سے یا دینی لحاظ سے ہم اپنے بھائی کو جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ خدمت کے جذبہ کے نتیجہ میں دیتے ہیں اس کے بغیر ہم دے ہی نہیں سکتے۔ اپنا وقت اس کو دیں۔ اپنا مال اس کو دیں۔ اپنی زندگی اس کو دیں۔ دنیا کی کسی بہبود کے لئے یا آخرت کی بہبود کے لئے جب ہم کلام الٰہی اس کو سکھا رہے ہوتے ہیں (۔) یا ہم اس کی خاطر اس کا کوئی دنیوی کام کرانے کے لئے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہیں۔ ہر دو صورتیں جو ہیں وہ اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ ہمارے دل میں خدمت خلق کا جذبہ ہے اگر خدمت خلق کا جذبہ نہ ہو۔ نہ دینی لحاظ سے نہ دنیوی لحاظ سے تو ہم اس کی خدمت کے لئے باہر نہیں نکل سکتے۔ پس ہمیں ایسے بے نفس خدمت گار معلم چاہئیں۔

(الفضل 10۔نومبر 1967ء)

آپ نے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں احمدی خواتین کو خطاب فرمایا جس میں انہیں تلقین فرمائی۔

"اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ کی اور اپنے بچوں کو وقف جدید کے میدان میں زندگیاں وقف کرنے کی تحریک نہ کی تو یہ اہم اور ضروری تحریک ناکامی کا منہ دیکھے گی۔ خدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے ہمیں آج تک ناکامیوں سے بچایا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس موقع پر بھی ہمیں ناکامیوں سے بچائے گا لیکن پھر وہ کوئی اور مائیں ہوں گی جن کی گودوں کے پالے آئیں گے اور وقف جدید کو سنبھالیں گے اور آپ بہنیں اس سے محروم ہو جائیں گی پس اس طرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی اور ہر احمدی بہن کو بھی ذاتی طور پر توجہ دینی چاہئے اور اپنے اپنے مقامات پر تحریک کرنی چاہئے کہ وقف جدید کے لئے نوجوان یا بڑی عمر کے یا ریٹائرڈ آدمی اپنے نام پیش کریں۔ (الفضل 11 فروری 1968ء)

اس تحریک کے آغاز اور شاندار خدمات کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

1957ء کا سال میری زندگی میں ایک لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اسی سال مجھے دو طرح سے نئی زندگی میں داخل ہونے کا موقع ملا۔ ایک تو میری ازدواجی زندگی کا آغاز 1957ء کے آخر پر دسمبر کے مہینے میں ہوا اور دوسرے اسی سال کے آخر پر حضرت امام جماعت الثانی نے وقف جدید کی تحریک کا آغاز فرمایا اور مجھے وقف جدید کی مجلس کا سب سے پہلا ممبر مقرر فرمایا اور اس کے بعد ایک لمبے عرصہ تک مجھے وقف جدید میں خدمت کا موقع ملا اس لحاظ سے میری باقاعدہ جماعتی خدمت کا آغاز 1957ء میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل کے ساتھ اس عرصے میں وقف جدید کو غیر معمولی ترقی کی توفیق عطا ہوئی۔ شروع شروع میں یہ تحریک بہت معمولی دکھائی دیتی تھی۔ آغاز بھی غریبانہ تھا اور چال چلن بھی غریبانہ۔ دیہات کے ساتھ اس کا تعلق تھا اور دیہاتی معلمین جو اس تحریک کے تابع خدمت پر مامور تھے ان کا ماہانہ گزارا بھی بہت ہی معمولی بلکہ اتنا معمولی کہ ایک عام مزدور سے بھی بہت کم تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قناعت کے ساتھ اور بڑی خوش خلقی کے ساتھ انہوں نے ہر گزارے پر گزارا کیا اور خدمت دین میں بہت جلد جلد آگے بڑھنے لگے یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصے کے اندر وقف جدید کی سالانہ بیعتوں کا ریکارڈ باقی اس قسم کی دوسری تمام انجمنوں کے اداروں یا تحریکات سے آگے نکل گیا اور لمبے عرصے تک وقف جدید بیعتیں کروانے کے میدان میں اول رہی ہے

(از خطبہ فرمودہ 4۔جنوری 1991ء)

آخر میں اس تحریک کی اہمیت کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

وقف جدید حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی تحریکات میں سے سب سے آخری تحریک ہے لیکن چونکہ الٰہی منشاء کے مطابق جاری ہوئی تھی اس لئے اس سے متعلق آپ کو بہت ہی مبشر رؤیا بھی دکھائی گئیں اور جو ولولہ آپ کے دل میں پیدا کیا گیا اس کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ میرے دل میں اتنا جوش ہے اس تحریک کے لئے اگر جماعت میرا ساتھ نہ دے جو ویسے ناممکن بات تھی مگر احتمالاً ایک فرضی ذکر کے طور پر بعض دفعہ انسان یہ دلیل قائم کرتا ہے تو اپنے قلبی جوش کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے تو مجھے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے تو مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تب بھی میں ضرور اس تحریک کو جاری کرکے رہوں گا اور یہ بیماری کے ایام کا آپ کا عزم ہے جب کہ بیماری کے ایام میں ارادے کمزور پڑ جایا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کو جو خدا تعالیٰ نے بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دل میں یہ تحریک الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا۔ وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ یہ تحریک اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے"

(از خطبہ 6۔جنوری 1995ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

---

## ہمارا کام زندگی کو پر امن بنانا ہے اور یہ بہت اہم کام ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے ہندوستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے کابل کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے ایران کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے غرض ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ ہے پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر ہمارا کام ہمیشہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے وہ اس زندگی کو پرامن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہم نہ صرف اس زندگی کو پرامن بنانے چاہتے ہیں بلکہ آئندہ زندگی کو پرامن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کے کام یہیں ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ ابد الاباد تک جاتا ہے۔ ان کے کام کی حیثیت ایسی ہے جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو۔ بچہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن خوش ہو کر ہنس لیں۔ لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا مدار ہوتا ہے پس ان کے کام یہیں ختم ہو جاتے ہیں مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے چلتے ہیں اب اگر ان میں سستی ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہوں گے۔

اس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے ہمیں بہت بڑی طاقت کی ضرورت ہے اور اگر اس کے لئے پوری طاقت نہ صرف کی جائے تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہوگی جو ایک بہتے ہوئے پرنالے کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے تو خواہ کئی آدمی کام پر لگ جائیں وہ پرنالے کو بند نہ کرسکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائے گی۔ اس لئے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے

(از خطبہ 8۔ ستمبر 1922ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت زیورات کا مرکز علاقہ ہذا میں احمدیوں کی واحد دوکان

**الفضل جیولرز** اصغر بازار کھاریاں (گجرات)

پروپرائیٹر: عاصم شہزاد

فون دوکان: 2097

---

عمدہ اور معیاری باسمتی کا واحد مرکز

**رؤف کمشن شاپ**

تحصیل روڈ سبزی منڈی گوجر خان

فون: دکان: 0571-2924
گھر: 0571-2048

---

**انصاف آئل ملز** ریلوے روڈ گجرات

پروپرائیٹر چوہدری محمد ارشد ہنجرا

فون: 04331-4943

---

ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات

نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا

**تنویر ہیئر ٹانک** دستیاب ہے

ہمدردانہ مشورہ • بہترین تشخیص • مناسب علاج •

**لقمان میڈیکوز** المعروف **ساجد دواخانہ**

حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد

لقمان نصیر ناصر D.H.M.S

فون دکان 0433-520411
رہائش 0433-2195

---

• معیاری سلائی جدید ترین فیشن کے مطابق
• عمدہ کپڑے کی مکمل ورائٹی
• دوسرے شہروں و ممالک کیلئے پارسل سروس کی سہولت

**سپر ٹیلرز اینڈ فیبرک ہاؤس**

دوکان نمبر 1 بلاک 6-B
سپر مارکیٹ اسلام آباد
زیر نگرانی: (کینیڈین تجربہ کار)
محمد منور ملک

فون 051-810585
فیکس 051-828767

---

شٹر گیٹ۔ چینل گیٹ۔ گرل۔ ریلنگ۔ پائپ ونڈوز وغیرہ وغیرہ

**النور سٹیل ڈیکوریٹرز**

آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/4
عقب بلیو سٹار ہوٹل اسلام آباد
مینجنگ پارٹنر: اشفاق احمد

فون: 051-256158

---

ہر قسم کی جاپانی گاڑیوں کے پمپ آٹو مائزر کے ماہر، فیول انجکشن ایکسپرٹ

**سعید ڈیزل لیبارٹری**

وہاڑی چوک جنرل بس سٹینڈ۔ ملتان   پروپرائیٹر: سعید خاں المانی

---

ڈیلر: سپیئر پارٹس، سوزوکی، یاماہا، ہنڈا، کاواساکی ٹائر و ٹیوب
ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے بارعائت خریدیں مرمت کی سہولت بھی موجود ہے

**ایم کاشف آٹوز ایجنسیز**

بالمقابل علمدار کالج حسین آگاہی روڈ۔ ملتان   فون دفتر 32971 73497
فیکس 92-061-520882

---

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور اعلیٰ انتظام

• گاڑیوں کی اطمینان بخش • اوورہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ
• الیکٹرک ورکس • الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کیلئے

رجوع فرمائیں

راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر

**احمد موٹرز آٹوموبائل انجینئرز**

فون 840445

عنایت بازار
اوجڑی کیمپ مری روڈ
راولپنڈی

---

MANUFACTURERS & EXPORTERS OF

SURGICAL, DENTAL,
VETERINARY INSTRUMENTS
& SCISSORS
ALL SORTS.

**JOLLY & COMPANY**

chief Executive:

**MUNIR AHMED JANJUA**

Tel: (0432) 66534 - 67654
Fax: 0092 - 432 - 554170
Tlx: 46351 U.B.L. PK. ATTN: JOLLY

P. O. BOX 1182, RORAS ROAD
SIALKOT - PAKISTAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیائے سفر میں

آپ کے ہم سفر

# ANAM TRAVELS
# &
# ANAM MONEY CHANGERS

ملکی اور غیر ملکی ایر لائنوں کے ٹکٹوں
ویزہ کی معلومات اور کرنسی کے
لین دین کے لیے ہماری خدمات
سے استفادہ حاصل کریں۔

IATA

ANAM MONEY CHANGER

14-D Feroze Centre, Fazal-ul-Haq Road, Blue Area, ISLAMABAD
Tel: 210341, 210342, 221121, 812145 Fax: 219779



## ڈرمیکسو کریم

پتبل۔ خارش۔ پھوڑے پھنسیاں۔ داغ دھبے۔ کیڑا کاٹ جائے۔ چوٹ۔ جلد جل جائے۔ غرض بفضل خدا جلدی عوارض کی بہترین کریم۔ اب ربوہ کے میڈیکل سٹورز سے بھی دستیاب ہے۔

تیار کردہ: بھٹی ہومیوپیتھک کلینک ربوہ



ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں

نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی

## پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ

فون آفس: 422، گھر: 211379



## یرقان (پیلیا) سے نجات

کورس -/100 بمعہ خرچ

ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی

10/125 FS ملیر کراچی 37



اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

## عمیر ایسوسی ایٹس

وڈ اپچ پلازا۔ ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد

فون دفتر: 051-291578
051-291579



SUZUKI

SALE SERVICE PARTS

ڈیلرز: سوزوکی موٹر سائیکل۔ ہنڈا کے جینئین جاپانی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
مرمت کی سہولت بھی ہے

## منیر آٹوز نصیر آٹوز

حسین آگاہی روڈ
بالمقابل علمدار کالج

ملتان

فون: دفتر 72960 — رہائش 73497 — فیکس
92-061-520882 • 32971 •



انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں

## شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

فون: دوکان: 649، گھر: 212300



Ph: PP 72669

## ZIA
GARMENTS
& Variety Centre

ARTIFICIAL JEWELLERY, TOYS, HOSIERY & CROCKERY
Children Imported Garments
SHOP NO. D-1, G-286, FIVE BROTHER PLAZA,
CHINA MARKET GORDEN COLLEGE ROAD,
RAWALPINDI



جائیداد کی خرید و فروخت کرایہ پر لین دین، ہوم منٹی نینس (پینٹ، الیکٹرک، سینٹری اور وڈ ورک کا منفرد ادارہ) کیلئے تشریف لائیں۔

- آب پارہ مارکیٹ اسلام آباد میں دکانوں کی آسان اقساط پر بکنگ جاری ہے۔
- نیز جائیداد انوسٹمنٹ کیلئے رجوع کریں۔

## ڈان پراپرٹی سنٹر

فاروقی پلازہ
ڈبل روڈ F/10 مرکز
اسلام آباد

پروپرائیٹر: ملک عبدالستار

فون: 051-851238
051-290396

لائبریری ربوہ



اکسیر موٹاپا 30/- • ہمدرد نسواں حبوب اٹھراء 20/- • دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- • زدجام عشق 600/- • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- • سفوف اکسیر شوگر 30/-

جبیبہ دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون: 659

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام

## نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

## بے اولاد

| | | قیمت |
|---|---|---|
| ☆ عورتوں میں اسقاط حمل کی تکلیف کو دور کرنے کیلئے بفضل تعالیٰ مفید کورس | ABORTION CHECK COURSE | 240/- |
| ☆ عورتوں کے بانجھ پن (بے اولادی) کیلئے بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج | STERILITY COURSE | 165/- |
| ☆ بے اولاد مردوں کے لئے جن کے Sperm کمزور، مردہ یا بہت تھوڑے ہوں | SPERMATOZA COURSE | 290/- |

لٹریچر -/2 روپے کے ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔

فون گولبازار کلینک 606(04524) ہیڈ آفس 771(04524)

**کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ** سیلز آفس 211283(04524) فیکس 212299(4524-92)

کیوریٹو انٹرنیشنل کلینک 211054

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب

## چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15 ایکمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212379
558

## الفضل آٹوموبائلز
فون دوکان 24

پروپرائیٹرز: اقبال احمد، ریاض احمد، افتخار احمد، رشید احمد
بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالروالہ سیالکوٹ

موبل آئل، گریس، سی آئل
گیئر آئل معیار اور مقدار کے ضامن
بیڈفورڈ راکٹ، میسی، فیٹ ٹریکٹر
ٹاٹی لکس، کرولا کے سپیئر پارٹس
بازار سے بارعایت نرخوں پر
دستیاب ہیں

## CITI GARMENTS &
### FRANCICO VARIETY HOUSE

IMPORTED GARMENTS JEWELLERY, HOSIERY, CHINESE DECORATION

D-2, China Market, Five Brothers Plaza College Road Rawalpindi

Phone 051 - 532298 - 72669

جدید ترین باسہولت

## لال پمپ، کلائیمیٹ
## عزیز پمپ

مکمل گارنٹی۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

ڈیلر: **خان سینٹری ورکس** اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 831

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں

—— یاد رکھیں ——

## رشید برادرز ٹینٹ سروس

نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ

پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون دوکان: 211584
فون رہائش: 408

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
—— تشریف لائیں ——

## شکور بھائی عینکوں چشمے والے

طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

یوم امام جماعت احمدیہ الثانی کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو
مبارکباد

فینسی زیورات کا مرکز

## الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ

فون: دوکان: 592316
گھر: 67068 - 586297

LCS

# LIBRA
Communication Systems

We Specialize In:

- Motorized Remote controlled World Dish Antenna Systems
- CCTV, MATV, SMATV, for hotels, flats, colonies and guest houses.
- Hi-tech Satellite equipment and audio visual aids.
- Automatic Gates, Electronic Door Locks, Video Intercoms and PABX's
- Hifi Stereo CD and Laser disk players, TV and VCR

**We Also Do Annual Maintenance Contracts For Existing Systems**

11 Warraich Plaza, opp Capital Park, F-10 Markaz, Islamabad

Ph: (051) 292396
FAX: (051) 292396

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| نورکاجل | نورابٹنہ | نورآملہ | خورشید ہیرآئل | تابانی لوشن |
|---|---|---|---|---|
| 8/- | 15/- | 15/- | 60/- | 15/- |

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون: 04524-211538

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا نذیر احمد
1/2 3 تا 1/2 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

ہائی کوالٹی ڈش
آزمودہ
گارنٹی شدہ
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 21274

مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا ۔ پیدا ہو کر فوت ہو جانا ۔ نرینہ اولاد کی خواہش ۔ ماہواری ۔ ورم و لیکوریا
جگر ۔ معدہ ۔ گیس ۔ شوگر ۔ بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ ۔ گوجرانوالہ فون 254634

سرمہ طفیل
کورس 3 شیشی قیمت 13/-
مریض کی نبض دیکھ کر مرض بتائی جاتی ہے
عرق نور
معدہ کیلئے مفید
قیمت 20/-
حکیم محمد طفیل
کوٹھہ کلاتھ ۔ ربوہ
فون: 704

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 487

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21 ۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ ۔ کامیاب علاج

| زدجام عشق | نواب شاہی |
|---|---|
| شباب آور موتی | حب نشاط |

o فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
o بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

JAM JELLY MARMALADE

the most delicious
form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED
Lahore - Karachi
adcom